صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 06 فروری 2015ء بمطابق 16ربیع الثانی 1436ہجری بعداز دوپہر چھ بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالضُّحٰیۙO وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰیۙO مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیؕO وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰیؕO وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰیؕO اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰیO وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰیO وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰیؕO فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡؕO وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡؕO وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ۔

(ترجمہ): آفتاب کی روشنی کی قسم۔ اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے۔ کہ (اے محمد ﷺ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا۔ اور آخرت تمہارے لیے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے۔ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟ (بے شک دی)۔ اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا۔ اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمِ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب بخت بیدار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ہم نے آپ کے ساتھ جیسے کہا کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر جو ہے نا، وہ Questions/ Answers کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! زما تحریک استحاق دے او ما له موقع را کړئ۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو اس کے بعد موقع دیں گے، جس طرح آپ سے ڈسکس کیا ہے نا جی، اس کے مطابق آپ کو موقع دیں گے، اس کے بعد۔

جناب بخت بیدار: ډیره ضروری خبره ده-----

جناب سپیکر: جی کوسچن نمبر، کوسچن نمبر 2230-----

جناب بخت بیدار: دا ما تحریک استحقاق پیش کړے دے او هغه نن ډیر ضروری دے چې کم از کم په دغه باندې راشي، په ایجنډا باندې او په هغې باندې خبره اوشي۔ دا یوائې زما نه د ټول ایوان استحقاق مجروح شوے دے او د هغې ډېرې خبره اوشي، د دې ایوان استحقاق مجروح شوے دے نو لهذا که تاسو دا نه دغه کوئ نو زه به بیا واک آؤټ اوکړم-----

جناب سپیکر: جی کوسچن، کوسچن 2230۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 2230۔

(اس مرحلہ پر جناب بخت بیدار رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کرنے لگے)

جناب سپیکر: سکندر خان! ان کو سمجھا دیں کہ اس کے بعد ٹائم دے دیں گے نا، اس کے بعد ٹائم دے دیں گے، اس کے بعد ٹائم دے دیں گے، اس کے بعد ٹائم دے دیں گے، کوسچنز ختم ہو جائیں، اس کے بعد ٹائم دے دیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب سکندر حیات خان نے رکن اسمبلی کو باہر جانے سے روک لیا)

محترمہ نجمہ شاہین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نجمہ شاہین، کوئسچن نمبر 2230۔

* 2230 _ **محترمہ نجمہ شاہین:** کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مالی سال 15-2014 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی میں آبپاشی سے وابستہ کئی مدات میں خطیر رقم مختص کی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہاٹ کے حلقوں PK-37، PK-38 اور PK-39 میں کتنی کتنی رقم دی گئی ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) 15-2014 کی اے ڈی پی کے تحت ضلع کوہاٹ کے حلقوں PK-37، PK-38 اور PK-39 کیلئے آبپاشی سے وابستہ جو رقم مختص کی گئی ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Kohat Irrigation Division Kohat
Detail of ADP schemes during 2014-15

S. No	ADP No.	Name of scheme/approved cost (Rs in (million)	Total approved cost in the PC-I for Kohat Division (Rs in million)	Approved cost in PK-37 (Rs in million)	Approved cost in PK-38 (Rs in million)	Approved cost in PK-39 (Rs in million)
01	1182/130014	Constn:/Impt:of small storage and flow Irrigation Scheme in Khyber Pakhtunkhwa (Rs.220.00 M)	26.00	12.00	---	---
02	1188/130683	Rehabilitation of canal patrol road	25.00	10.00	---	5.00

		in Khyber Pakhtunkhwa (Rs.350 M)				
03	1185/130552	Installation of Irrigation/ Augmentation T/Wells & Lift Irrigation scheme in Khyber Pakhtunkhwa (Rs.220 M)	8.00	---	---	---
04	1187/130667	Water Harvesting & conservation scheme in southern District (Rs.500 M)	250.00	40.00	40.00	40.00

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب،انہوں نے میرے سوال نمبر 2230 کا جواب تو بہر حال ٹھیک ہی دیا ہے لیکن اتنے پیسے Utilize کرانے کے باوجود علاقے میں کوئی ترقی نظر نہیں آتی، صرف کاغذوں میں یہ لوگ اپنے اس پیسے کو،اماؤنٹ کو ظاہر کر دیتے ہیں،اس میں کوئی ترقی ابھی تک نہیں نظر آرہی ہے، باقی میں اس کوسچن سے تقریباً Satisfied ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ کوسچن سے Satisfied ہیں آپ؟

محترمہ نجمہ شاہین: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جی جی۔نیکسٹ 2238، میڈم نجمہ شاہین۔

* 2238 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قائم ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یونٹ کوہاٹ میں کس جگہ پر قائم ہے اور اس یونٹ میں کتنے لوگ کام کرتے ہیں،اب تک چائلڈ پروٹیکشن کے حوالے سے کتنے بچوں کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے؟

محترمہ مہرتاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): (الف) جی ہاں۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کوہاٹ، گورنمنٹ ہائی سکول برائے بہرے بچگان فیز ٹو کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (کے ڈی اے) کوہاٹ میں قائم ہے اور اس یونٹ میں کل سات لوگ کام کر رہے ہیں۔ اب تک چائلڈ پروٹیکشن یونٹ نے کل ایک ہزار 918 خطرے سے دوچار بچوں کو سہولیات فراہم کی ہیں جس میں ایک ہزار 156 بچے جبکہ 762 بچیاں شامل ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ 2238 نمبر کوئسچن ہے میرا، اس میں یہ ہے کہ یہ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ گورنمنٹ ہائی سکول برائے بہرے بچگان (کے ڈی اے) فیز ٹو کوہاٹ میں قائم کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت بڑی بلڈنگ میں ہے اور اس میں یہ چائلڈ پروٹیکٹ بچے اور ان کے ساتھ ہی یہ Deaf and Dumb جو بچے ہوتے ہیں، ان سب کو ایک ہی بلڈنگ میں اکٹھا کر دیا گیا ہے اور یہ سٹی سے کافی فاصلے پر ہے جہاں لوگوں کا پہنچنا کافی دشوار ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم مہر تاج روغانی!

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری سر!

جناب سپیکر: جی جی، جی جی، جانان صاحب، مفتی جانان۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب بات کریں، ان کا ضمنی سوال ہے۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دغه سوال کښې درې شیان غوښتې دی چې دا یونټ کوم ځائې کښې قائم دے او یونټ کښې څومره خلق کار کوی او د چائلډ پروټیکشن نه څومره بچیانو ته تحفظ ملاویږی۔ دا دریم څیز کښې جی دوئ لیکی چې 1156 بچیان، بچی او 762 بچیانې، آیا دا په حقیقت باندې شته؟ د دې څه ریکارډ شته چې دغه بچیانو ته دوئ تحفظ ورکړے دے؟ ما ته خو دا سوال زما د معلوماتو مطابق خلاف واقعه معلومیږی، په حقیقت باندې دا سوال نه دے مبنی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، جی جی۔

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود: تھینک یو، مسټر سپیکر۔ مخکښنی خو چې نجمه شاهین بی بی کوم او کړو نو Her question was actually چې کوم مفتی جانان صاحب او کړو That was the question، هغې خو ورسره Supplementary add کړو، Initial question هم دا دے چې کوم مفتی جانان صاحب وکړو، نو د دوئ جواب کښې دا دی چې Yes, there is a unit in the، دغه کوهاټ کښې شته And that is deaf and the other children خو د مفتی جانان صاحب Query ده چې آیا دا درست ده او که نه، His question is on the integrity of the department چې Whether these children, I have got the record, if he wants to see, to have a look, so the detail account is here with me and he can come with me and he can have a look at all the numbers and the children, you know.

جناب سپیکر: جی جی، یہ سارے مہربانی کریں، آپ اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، آپ مہربانی کریں، ہاؤس آرڈر میں رہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: دا روغانی صاحبه چې کومه خبره کوی، زه دا تپوس کوم چې دا په حقیقت باندې مبنی ده، د دوئ لسټ شته، څه ریکارډ د دغه بچو بچیانو شته؟ زه صرف دا تپوس کوم۔

جناب سپیکر: هغه وائی چې شته کنه۔

مفتی سید جانان: هن؟

جناب سپیکر: هغه وائی شته کنه، هر څه ټهیک دی۔

مفتی سید جانان: بس ټهیک شوه، ټهیک شوه، صحیح ده، صحیح ده جی، صحیح ده۔

جناب سپیکر: ټهیک شو جی۔ جی جی، هغه وائی چې ما سره ټول Proof شته، هر څه شته۔ او کے جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر!

جناب سپیکر: جی جی، جی عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، جو نجمہ شاہین صاحبہ نے کوئسچن کیا ہے، اس میں صرف چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کے حوالے سے کوئسچن کیا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ میں وہ بچے رکھے جاتے ہیں جو At risk ہوتے ہیں جبکہ Deaf and dumb بچے جو ہوتے ہیں، ان کیلئے الگ جگہیں ہوتی ہیں۔ یہاں دونوں طرح کے بچوں کو یکجا کیا گیا ہے جناب سپیکر، Children at risk جو ہوتے ہیں، وہ Disabled نہیں ہوتے، ان کو کیوں Disabled بچوں کے ساتھ رکھا گیا ہے، کیا ان کیلئے الگ جگہیں نہیں بنائی جاسکتیں؟

جناب سپیکر: جی میڈم!

Special Assistant for Social Welfare: You are right, if you explain the disability as, disability as such otherwise even the street children and یہ جو ہیں، یہ بیچارے بھی In a way اس طرح ہوتے ہیں لیکن For the time being they are together, we are thinking to have another center جو کہ ان کیلئے بہت جلد بن جائے گا۔ For the time being, they are together, you know، میں ذرا ایک بات Explain کروں اس کے بعد، اس میں جو ہے Different categories ہیں، اس میں ان کیلئے ہیلتھ کی وہ دیتے ہیں، Disability کیلئے ویل چیئر، وہ بھی دیتے ہیں Disabled کو، Hearing aids بھی ہم دیتے ہیں اسی سنٹر میں For the deaf children، Orphans بھی آتے ہیں، Street children بھی آتے ہیں لیکن We are looking after that disability is well there.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ نیکسٹ 2239، میڈم نجمہ شاہین۔

* 2239 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں بارانی پراجیکٹ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بارانی پراجیکٹ کل کتنی اراضی پر قائم کیا گیا ہے، نیز اس پراجیکٹ سے کوہاٹ کی بارانی زمینوں کو کتنا فائدہ ہوا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈا پور (وزیر زراعت): (الف) جی نہیں، محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) کا ضلع کوہاٹ میں اس وقت کوئی بارانی پراجیکٹ نہیں ہے۔

(ب) جواب نہیں میں ہے، لہذا وضاحت کی ضرورت نہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ اس کا جواب تقریباً ٹھیک ہے اور میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: او کے۔ کوئسچن نمبر 2248۔

* 2248 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر امداد بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں میں کوہاٹ سول ڈیفنس کے دفاتر میں ملازمین بھرتی ہوئے ہیں؛

(ب) آیا متعلقہ ضلع کے لوگوں کو چھوڑ کر دوسرے اضلاع کے لوگوں کو بھرتی کرنا خلاف قانون نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بھرتی کیلئے دیئے گئے اخباری اشتہارات اور بھرتی شدہ افراد کی لسٹ بمعہ پتہ و گریڈ فراہم کی جائے؟

محترمہ نرگس (پارلیمانی سیکرٹری برائے امداد بحالی و آبادکاری): (الف) جی ہاں، صرف ایک آدمی مسمی محمد الیاس بطور جونیئر کلرک سول ڈیفنس دفتر کوہاٹ میں بحکم No. 1128/1/184-A/DCD/Estt، بتاریخ 05-12-2013 بھرتی ہوا ہے جس کا تعلق ضلع ہنگو سے ہے۔

(ب) کوہاٹ کیلئے کوئی دوسرا اہل امیدوار میسر نہیں تھا اسلئے محکمانہ چناؤ کمیٹی نے قریب ترین ضلع یعنی ہنگو سے درج بالا امیدوار کو بھرتی کیا لیکن متعلقہ اہلکار مورخہ 18-05-2014 سے اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے جس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا رہی ہے۔ اب اخبار میں اشتہار دیا جا رہا ہے کہ وہ دفتر میں حاضر ہو اور اپنی غیر حاضری کی وجہ بتائے۔ قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی مکمل کر کے اس کو برطرف کر دیا جائے گا اور ضلع کوہاٹ کے مقامی اہل آدمی کو بھرتی کیا جائے گا۔

(ج) اخباری اشتہار کی کاپی اور متعلقہ کاغذات ایوان کو فراہم کئے گئے۔

محترمہ نجمہ شاہین: جناب سپیکر، اس سے بھی Satisfied ہوں۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ختم۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سکندر خان! میں صرف یہ چھٹی اناؤنس کروں، اس کے بعد آپ بات کریں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کیلئے کچھ معزز اراکین کی درخواستیں آئی ہیں: جناب سید محمد اشتیاق، سپیشل اسسٹنٹ 06-02-2015؛ جناب شکیل احمد صاحب 06-02-2015؛ جناب حاجی قلندر صاحب 06-02-2015؛ میڈم آمنہ سردار صاحبہ 06-2-02015؛ جناب فضل حکیم صاحب 06-02-2015؛ جناب صالح محمد صاحب 06-02-2015؛ جناب سردار سورن سنگھ 06-02-2015؛ جناب راجہ فیصل زمان صاحب 06-02-2015؛ جناب ضیاء اللہ آفریدی 06-02-2015؛ جناب سردار فرید احمد خان 06-02-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب 06-02-2015؛ جناب وجیہہ الزمان صاحب 06-02-2015؛ منظور ہیں جی؟

اراکین: منظور ہیں۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! زه ستاسو مشکور یم۔ سپیکر صاحب، دا بعضې قراردادونه پیش کول دی جی، د هغې د پاره زه دا ریکویسټ کوم چې The rule 124 may be suspended under rule 240 او موږ له اجازت راکړئ چې دا قراردادونه پیش کړو جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji, Sikandar Khan!

قراردادیں

جناب سکندر حیات خان: سر! دا وړومبنۍ قرارداد چې دے، دا د کاشغر ګوادر کوم روټ چې دے، دا د هغې باره کښې دے۔ زه به هم اوو ایم او بیا چې دے په دې باندې به دا ریکویسټ هم تاسو ته کوؤ چې که مونږ ټولو له موقع هم راکړئ چې په دې باندې مونږ خبره هم اوکړو۔ ما په دې باندې ایډجرنمنټ موشن هم موؤ کړے وو خو چونکه دا قرارداد هم راغلے دے نو مونږ وئیل چې دا به جوائنټ یو دغه اوکړو جی۔ زه دا جی د قرارداد نمبر 663، دا د شاه فرمان صاحب، لطف الرحمان صاحب، سردار حسین بابک صاحب، زما پخپله، محمد علی باچا صاحب، سردار اورنگزیب نلوټها صاحب، سید جعفر شاه صاحب او محمود احمد خان بیټنی صاحب او شهرام خان او بهرام خان چې دے مشترکه قرارداد دغه کړے دے۔

چونکہ پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان گوادر کاشغر راہداری منصوبے کا جو معاہد ہوا تھا اور اس کے تحت منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دونوں ممالک نے نہایت قابل عمل روٹ تجویز کیا تھا جو کاشغر براستہ شاہراہ ریشم ایبٹ آباد، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان اور ژوب صوبہ بلوچستان سے گزر کر گوادر پہنچنا تھا۔ اس منصوبے سے صوبہ خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان سمیت پنجاب کے پسماندہ علاقے میانوالی سمیت معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور یہ حصہ جو پہلے دہشتگردی کی وجہ سے بہت پسماندہ رہا ہے، اس کی معاشی ترقی کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متذکرہ بالا ویسٹرن روٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر کام کا آغاز کیا جائے بصورت دیگر اس روٹ کی تبدیلی سے تباہ شدہ خطے کے ساتھ سراسر زیادتی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ چونکہ پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان گوادر کاشغر راہداری منصوبے کا جو معاہد ہوا تھا اور اس کے تحت منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دونوں ممالک نے نہایت قابل عمل روٹ تجویز کیا تھا جو کہ کاشغر براستہ شاہراہ ریشم ایبٹ آباد، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان

اور ژوب صوبہ بلوچستان سے گزر کر گوادر پہنچنا تھا۔اس منصوبے سے صوبہ خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان سمیت پنجاب کے پسماندہ علاقے میانوالی سمیت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (ارکان اسمبلی سے) ابھی آرہے ہیں، سوری، وہ ابھی آرہے ہیں، آپ سب کو مل رہے ہیں۔

جناب سردار حسین: معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور یہ حصہ جو پہلے ہی دہشتگردی کی وجہ سے بہت پسماندہ رہا ہے، اس کی معاشی ترقی کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متذکرہ بالا ویسٹرن روٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر کام کا آغاز کیا جائے بصورت دیگر اس روٹ کی تبدیلی سے تباہ شدہ خطے کے ساتھ سراسر زیادتی ہوگی۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان گوادر کاشغر راہداری منصوبے کا جو معاہدہ ہوا تھا اور اس کے تحت منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دونوں ممالک نے نہایت قابل عمل روٹ تجویز کیا تھا جو کہ کاشغر براستہ شاہراہ ریشم ایبٹ آباد، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان اور ژوب صوبہ بلوچستان سے گزر کر گوادر پہنچنا تھا۔اس منصوبے سے صوبہ خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان سمیت پنجاب کے پسماندہ علاقے میانوالی سمیت معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور یہ حصہ جو پہلے ہی دہشتگردی کی وجہ سے بہت پسماندہ رہا ہے، اس کی معاشی ترقی کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متذکرہ بالا ویسٹرن روٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر کام کا آغاز کیا جائے بصورت دیگر اس روٹ کی تبدیلی سے تباہ شدہ خطے کے ساتھ سراسر زیادتی ہوگی۔

جناب سپیکر صاحب، میں اس عظیم معاہدہ پر وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس معاہدے سے جو یہ روٹ بنے گا تو ان شاءاللہ اس صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر صحیح معنوں میں تبدیلی آئے گی اور صوبے کے عوام خوشحالی کی طرف گامزن ہوں گے۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا! ہاں محمد علی شاہ باچا! یہ آپ نے پڑھنا ہے۔

سید محمد علی شاہ: ډیرہ مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: اچھامشتاق غنی صاحب! آپ پھراس کو گورنمنٹ کی طرف سے پڑھ لیں گے جی۔
سید محمد علی شاہ: چونکہ پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان گوادر کا شغر راہداری منصوبے کا جو معاہدہ ہوا تھااور اس کے تحت منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دونوں ممالک نے نہایت قابل عمل روٹ تجویز کیا تھا جو کہ کاشغر سے براستہ شاہراہ ریشم، ایبٹ آباد، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان اور ژوب صوبہ بلوچستان سے گزر کر گوادر پہنچنا تھا۔ اس منصوبے سے صوبہ خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان سمیت پنجاب کے پسماندہ علاقے میانوالی سمیت معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور یہ حصہ جو پہلے ہی دہشتگردی کی وجہ سے بہت پسماندہ رہا ہے، اس کی معاشی ترقی کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متذکرہ بالا ویسٹرن روٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر کام کا آغاز کیا جائے بصورت دیگر اس روٹ کی تبدیلی سے تباہ شدہ خطے کے ساتھ سراسر زیادتی ہو گی۔
جناب سپیکر: مفتی فضل غفور!
مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان گوادر کاشغر راہداری منصوبے کا جو معاہدہ ہوا تھااور اس کے تحت منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دونوں ممالک نے نہایت قابل عمل روٹ تجویز کیا تھا جو کہ کاشغر سے براستہ شاہراہ ریشم، ایبٹ آباد، میانوالی، ڈی آئی خان اور ژوب صوبہ بلوچستان سے گزر کر گوادر پہنچنا تھا۔ اس منصوبے سے صوبہ خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان سمیت پنجاب کے پسماندہ علاقے میانوالی سمیت معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور یہ حصہ جو پہلے ہی دہشتگردی کی وجہ سے بہت پسماندہ رہا ہے، اس کی معاشی ترقی کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متذکرہ بالا ویسٹرن روٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر کام کا آغاز کیا جائے بصورت دیگر اس روٹ کی تبدیلی سے تباہ شدہ خطے کے ساتھ سراسر زیادتی ہو گی۔

جناب سپیکر، اس میں میری ایک تجویز ہے آپ کی وساطت سے کہ ہمارے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان کی اگر ایک میٹنگ کرائی جائے جو چائنا کا Ambassador ہے اس کے ساتھ، تو میرے خیال میں یہ نہایت ہی موثر ہو گا۔ اس میں ہمارا جتنا بھی یہ فورم ہے، یہ بالکل متحد اور متفق ہے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سکندر خان! اس کے بعد آپ اس پہ بات کر لیں گے، یہ جو مشتاق غنی صاحب پڑھ لیں گے اور شہرام خان اس کو پڑھ لیں گے، اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): چونکہ پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان گوادر کاشغر راہداری منصوبے کا جو معاہدہ ہوا تھا اور اس کے تحت منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دونوں ممالک نے نہایت قابل عمل روٹ تجویز کیا تھا جو کہ کاشغر سے براستہ شاہراہ ریشم، ایبٹ آباد، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان اور ژوب صوبہ بلوچستان سے گزر کر گوادر پہنچنا تھا۔ اس منصوبے سے خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان سمیت پنجاب کے پسماندہ علاقے میانوالی سمیت معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور یہ حصہ جو پہلے ہی دہشتگردی کی وجہ سے بہت پسماندہ رہا ہے، اس کی معاشی ترقی کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متذکرہ بالا ویسٹرن روٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر کام کا آغاز کیا جائے بصورت دیگر اس روٹ کی تبدیلی سے تباہ شدہ خطے کے ساتھ سراسر زیادتی ہو گی۔

جناب سپیکر: ملک بہرام!

جناب بہرام خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ چونکہ پاکستان اور چین کی حکومتوں کے درمیان گوادر کاشغر راہداری منصوبے کا جو معاہدہ ہوا تھا اور اس کے تحت منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دونوں ممالک نے نہایت قابل عمل روٹ تجویز کیا تھا جو کہ کاشغر سے براستہ شاہراہ ریشم، ایبٹ آباد، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان اور ژوب صوبہ بلوچستان سے گزر کر گوادر پہنچنا تھا۔ اس منصوبے سے صوبہ خیبر پختونخوا، قبائلی علاقہ جات اور بلوچستان سمیت پنجاب کے پسماندہ علاقے میانوالی سمیت معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب

ہوں گے اور یہ حصہ جو پہلے ہی دہشتگردی کی وجہ سے بہت پسماندہ رہا ہے، اس کی معاشی ترقی کیلئے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ متذکرہ بالا ویسٹرن روٹ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے بغیر کام کا آغاز کیا جائے بصورت دیگر اس روٹ کی تبدیلی سے تباہ شدہ خطے کے ساتھ سراسر ظلم اور زیادتی ہو گی۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا یو ډیر اهم قرارداد دے او دې ته چې China Pakistan Economic Corridor وائی، دا یو ډیره لویه اهم منصوبه ده او د دې منصوبې سره زمونږ د ټول ملک هم د معیشت ترقی تړلې ده خو بیا خصوصاً زمونږ د پختونخوا او ورسره د فاټا او د بلوچستان ترقی چې ده، دا ډیره زیاته تړلې شوې ده۔ جناب سپیکر، چائنا واقعی ده Over the years هغوی سره زمونږ یو داسې Relationship جوړ شوے دے چې هغې کښې ډیر نزدې والې راغلے دے او خصوصاً د 1963 نه چې وړومبنے Trade agreement د چائنا سره زمونږ شوے وو، د هغې نه پس China has now become one of the major زمونږ ټریډ پارټنر، Whether it is export or whether it is import او په دغې حوالې سره جناب سپیکر! دا به تاسو اوګورئ، د اکنامک سروے آف پاکستان کښې د 2006 نه واخلئ د 2013 پورې زمونږ چې کوم ټریډ چائنا سره وو، هغې کښې One hundred and twenty four percent increase راغلے دے جناب سپیکر! دا د 4.1 بلین ډالرز نه 9.2 billion dollars per year ته رسیدلے دے چې کوم یو ډیره لویه خبره ده جناب سپیکر! او دا یو داسې مونږ ته موقع راغلې ده، چونکه چائنا د هغوی اکانومی چې ده، هغه Expend کیږی لګیا ده او هغه هم یو اکنامک پاور جوړیږی لګیا دے نو د هغوی هم دا ضرورت دے چې دا معاهده چې ده یا دا Corridor چې دے، دا د Implement کړے شی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مہربانی کریں جی، مہربانی، تھوڑا ہاؤس کا خیال رکھیں، ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، مہربانی۔

جناب سکندر حیات خان: د هغوی هم دا ضرورت دے چې دا Corridor چې دے، دا Implement کړی او دا زمونږ خوش قسمتی ده چې هغې کښې هغه Alignment چې دے زمونږ صوبه او د بلوچستان او د فاټا دا علاقې راځی۔ جناب سپیکر، دا که او ګورئ ټوټل د دې چې کوم دے، هغه پیکج یا د دې هغه دغه چې وائی This is 45 billion dollars او دیکښې صرف دا نه ده چې یا یو روډ به جوړیږی یا نور دغه دے، دیکښې هائی ویز هم دی، دیکښې ریل لنکس هم دی، دیکښې آئل اینډ ګیس پائپ لائن هم دے او دیکښې فائبر آپټکس چې دے، د هغې سره به ګوادر او د کاشغر په مینځ کښې یو Link establish کیږی جناب سپیکر! او بیا ورسره ورسره په مختلف ځایونو باندې اکنامک زونز به جوړیږی چې کوم نه ایمپلائمنټ جنریشن به هم کیږی د لکهونو په تعداد کښې او د هغې سره فائده هم دې ځائې ته رارسی۔ یو Rough estimate دا دے جناب سپیکر! چې د دې نه به تقریباً درې بلین خلق، درې بلین خلق چې دے، هغوی ته به د دې فائده رسی او دغه شان جناب سپیکر! تقریباً Twenty thousand میګاواټ الیکټرسټی به هم د دې په نتیجه کښې پیدا کیږی نو دغه هم زمونږ د پاره ډیره د فائدې خبره ده۔ ورسره ورسره جناب سپیکر! چونکه دا به آئل اینډ ګیس چې دے د چائنا خپل د Expansion needs د پاره چې کوم پکار دی نو دا به د ګوادر نه ځی او چائنا ته به دغه کیږی، This is the shortest route او په هغې کښې تقریباً دا یو Rough estimate دے چې More than hundred million dollars per annum به زمونږ ملک ته د هغې نه ټرانزټ فائده کیږی، نو دغې حوالې سره جناب سپیکر! دا ډیر یو Important route دے، په دیکښې جناب سپیکر! یو ایسټرن روټ دے او یو ویسټرن روټ دے، Western route is the shortest---

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی!

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! ویسټرن روټ چې دے، دا ټولو کښې Shortest route دے او چونکه چائنا ته که اوس کوم آئل یا نور دغه ځی، ګیس ځی، هغه د 1200 کلومیټر نه زیات Area cover کوی او دیکښې به دا ټول

Economic activities چې دے دا به راکم به شي او بیا ډیر د دې سره Distance چې دی هغه به تیزیږی۔ جناب سپیکر، دیکښې اوس دا خبره کیږی چې دا کوم ویسټرن روټ چې دے چې کوم زمونږ د صوبې نه زیات تیریږی، هغې کښې دا خبره کیږی چې دا به Delay کیږی او ایسټرن روټ باندې زیات دغه کیږی او Reason چې دے هغه دا ورکړے کیږی چې یره د Security reasons دغه کیږی خو جناب سپیکر! که تاسو اوګورئ، هغه ایسټرن روټ چې کوم یادیږی، په هغې کښې تاسو د کراچۍ نه د ګوادر پورې کوم روټ چې دے، هغه هم هغې لحاظ سره سیکورټی 'کنسرنز' په هغې کښې شته۔ دویم په هغې کښې ایسټرن روټ کښې چې کوم یو مسئله ده، هغه دا ده جناب سپیکر! چې د نومبر، دسمبر، جنوری، دیکښې چې دا کوم Fog وی نو د اسلام آباد او د لاهور په مینځ کښې، په دې ایریا کښې، دا به د هغې د وجې نه چې دے دا Route practical هم نه دے او Feasible هم نه دے، نو په دغې حوالې سره، ټولو حوالو سره دا ایسټرن روټ دے چې کوم زمونږ د صوبې نه تیریږی، دا په ټولو کښې Feasible route دے۔ دیکښې زمونږ دا خواهش دے چې په دې روټ باندې کار شروع شی او زما دا یقین دے چې چونکه یو پراجیکټ چې جوړیږی، د هغې Economic viability ته هم کتلې کیږی او Economic viability چې ده، هغه Shortest possible route چې دے په هغې باندې زیات راځی، نو په دغې حوالې سره دا چائنا ته هم زیات Suit کوی چې هغوی په دې روټ باندې کار اوکړی او د دې جناب سپیکر، فائده دا صرف نه ده چې دلته نه به دا دغه تیر شی، زمونږ که اوګورئ نو زمونږ جنوبی اضلاع کښې ډیر تیل، ګیس او نور معدنیات چې دی، هغه هم پیدا کیږی نو هغه ریسورسز هم صحیح Tap کولو د پاره دا ضروری ده چې دا روټ په دې ځائې باندې تیر شی۔ بل جناب سپیکر، اوسه پورې چې کوم زیاتے زمونږ په ټول ملک کښې شوے دے، هغه دا دے چې که زمونږ Internal کوم Linkages جوړ شوی دی، هغه زیات تر یو خاص مخصوص صوبې کښې هغه زیات Concentrate شوی دی او زمونږ دا صوبه چې ده او ورسره بلوچستان او فاټا چې ده، دا په هغې کښې Ignore کړے شوې ده۔ که هغه ایئر روټس دی، که هغه لینډ روټس دی، که هغه ریل لنکس دی نو هغه حوالې سره هم دا

ضروری جوړیږی چې دې طرف ته هم توجه ورکړے شي۔ یو خو Strategically هم که تاسو اوګورئ، یو ځائې کښې که Concentration وی نو هغه سیکورټي وائز هم ټهیک نه راځی، پکار دا ده چې دوه Alternate routes وی نو هغه Strategically هم چې دے نو هغې ته زیاته فائده هغه لحاظ سره رسی۔ بل ورسره ورسره جناب سپیکر، که مونږ دا اوګورو نو هسې هم زمونږ صوبې کښې او خاصکر په پښتنو کښې د احساس محرومئ یو احساس دے او دا ورځ تر ورځه زیاتیږی لګیا دے، که داسې قسمه واقعات کیږی چې یره زمونږه پراجیکټس چې دی، هغه وروستو کړے کیږی او نور پراجیکټس چې دی هغه مخکښې کړے کیږی نو د دې سره نور په دیکښې اضافه به کیږی او جناب سپیکر، کم از کم د دهشتګردئ د وجې نه هم زمونږه وینه تویئ شوه، لکهونو په تعداد زمونږه خلق چې دے شهیدان شو، زمونږه په لکهونو تعداد کښې خلق په خپل وطن کښې بې کوره شوی دی او د پاسه پرې دا قسمه زیاتے هم چې راسره کیږی نو د هغې سره به نور هم احساس محرومی زیاتیږی او کم ازکم دا زیاتے چې د دې صوبې سره مونږه هیڅ صورت کښې نشو برداشت کولے۔ هسې هم که اوګورئ جناب سپیکر، په کانسټی ټیوشن کښې په آرټیکل (8) 37 که تاسو اوګورئ جی، دا دے جی "The state shall (a) promote, with special care, the educational and economic interests of backward classes or areas" او دویم (a) 38 چې دے جناب سپیکر!

"The state shall (a) secure the well-being of the people, irrespective of sex, caste, creed or race, by raising their standard of living, by preventing the concentration of wealth and means of production and distribution in the hands of a few to the detriment of general interest and by ensuring equitable adjustment of rights between employers and employees, and landlords and tenants"

جناب سپیکر، دا دواړه چې دی دیکښې دا Apply کیږی Because یو خو که دا ایسټرن دغه کیږی نو دا به یو طرف ته خلقو ته، چې کومه Already آباد شوې علاقه ده، هغې ته به زیاته فائده رسی او زمونږه چې کوم Backward area ده، هغه به هم داسې پاتې شی جناب سپیکر، نو په دغې حوالې سره هم زه دا ګڼړم چې دا به د آئین هم خلاف ورزی وی او آئین سره به هم زیاتے وی چې که دې

روټ کښې چینج راوستلے شی او دا کوم Proposed چې دے، په هغې باندې عمل اونشی جناب سپیکر، مونږه د خپلې پارټۍ د اړخه هم په دې باندې خبره اوچته کړې ده او که ضرورت راځی او دا داسې دغه کیږی نو په دې باندې به مونږه احتجاجونه به هم کوؤ جناب سپیکر، ځکه چې دا د دې صوبې د حق خبره ده، د دې صوبې د خلقو د حق خبره ده او د دې د پاره مونږه هر حد ته تلې شو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب محمود جان: یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: یو منټ دا۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نه دا ګوره یو منټ، یو منټ، دا داسې چل دے چې د اسمبلۍ څه رولز دی، د هغې مطابق به چلیږی۔ دوئ چې خبره اوکړی، د دې نه پس به تاسو خبره اوکړئ کنه۔

جناب محمود جان: زه په پوائنټ آف آرډر باندې یو خبره کوم، دا خو رولز دی کنه؟

جناب سپیکر: اؤ، دا به اوکړو، دا به څنګه چې دا خلاص شی، د هغې نه پس تاسو له موقع درکوؤ کنه، دا چې څنګه خلاص شی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نه داسې ده۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یا هلکه! داسې چل دے، یو منټ ما خبرې ته پریږدئ لږ، د اسمبلۍ څه رولز دی، د اسمبلئی څه ورلز، د اسمبلئی څه رولز دی۔۔۔۔

جناب محمود جان: زه خو هم د رولز مطابق خپله خبره کول غواړم۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے، اس کے بعد موقع دے دے دیں گے ناان کو، اس کے بعد موقع دے دیں گے آپ کو، آپ کو موقع دے دیں گے، یہ بات تو کر لیں نا، یہ ریزولیوشن۔۔۔۔۔

(شور)

جناب یاسین خان خلیل: یہ بھی تو رولز کے مطابق بات کرنا چاہتے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن، یہ ریزولیوشن پاس کر لیں۔ سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب۔

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، یاسین خان! رولز د دغه مطابق اوگوری۔ سردار حسین صاحب،

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: شکریه جی۔ زه خو ملگرو ته خواست کوم چې دا ډیره اهمه مسئله ده سپیکر صاحب، په دې قرارداد باندې سکندر خان خبره اوکړه۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: او حقیقت دا دے چې د کاشغر او د گوادر چې دا کوم روټ دے، دې ته که مونږه اوگورو، دا د ټول ملک د پاره او بیا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تاسو یو مهربانی اوکړئ، تاسو لږ ما ته متوجه شئ چې څوک هم تقریر کوی، دا د هغه Right دے چې هغه به په اسمبلئ کښې څوک نه Interrupt کوی، هر سړے چې خبره کوی، بالکل هغه ته حق دے، زه به موقع ورکوم ټولو ته۔

زمونږ دا یو درې ریزولیوشنز دی، دا پاس کوؤ، دا مونږه یو Consensus جوړ کړے دے، د دې نه پس چې څوک هم په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوی نو I will allow, I have no problem خو دې دوران کښې تاسو هیڅوک چیئر مه Interrupt کوئ پلیز۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: شکریه جی۔ سپیکر صاحب، دا ډیر اهم روټ دے او مونږه دا ګنړو چې په دې منصوبه باندې څنګه چې ابتداء روانه ده، کیږی، دا د ټول ملک د پاره عموماً او بیا د پښتون بیلټ د پاره، دا د معیشت او د اقتصادیات د پاره مونږ دا وایو چې دا په اردو کښې وائی چې "ریڑھ کی ہڈی" حیثیت چې دے، دا لری۔ سپیکر صاحب، مونږ که دې روټ ته اوګورو نو په دیکښې هیڅ شک نشته چې چائنا چې زمونږ ګاؤنډی ملک دے، هغه په دیکښې ډیره زیاته دلچسپی لری او د هغې بنیادی وجه ده، بنیادی وجه ئے سپیکر صاحب! دا ده چې په چین کښې چې کومه سنکیانګ صوبه ده، سنکیانګ، هلته ډیره زیاته محرومی ده-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ لوگوں سے ریکویسٹ ہے کہ ہاؤس کو 'ان آرڈر' پلیز، جی پلیز، ہمارا معزز وہ، رشاد خان! رشاد خان! پلیز آپ تھوڑا ہاؤس 'ان آرڈر' کریں۔ جی سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! په چین کښې چې کومه سنکیانګ صوبه ده، سنکیانګ د ډیرې مودې نه هلته یو داسې حالات دی چې د محرومئ حالات دی، د احساس کمترئ حالات دی، ډیره زیاته پسمانده علاقه ده او ظاهره خبره ده دا د هر ریاست ذمه واری جوړیږی چې په یو ملک کښې د ملک یوه حصه ډیره زیاته پسمانده وی نو د هغې ریاست دا کوشش هم وی چې هغه علاقه چې ده، هغه ډیویلپ کړی او هغوی ته د ترقئ داسې کار شروع کړی چې د هغوی محرومی چې ده یا د هغوی پسماندګی چې ده چې هغه ختم شی خو سپیکر صاحب، که مونږه ورته په خپل غرض باندې اوګورو نو دا ډیر ګولډن چانس دے، مونږ که فاټا ته اوګورو، که خیبر پختونخوا ته اوګورو، که د پنجاب بعضې حصو ته اوګورو چې هغه ډیرې زیاتې پسمانده دی یا په بلوچستان کښې چې نن کوم صورتحال دے چې هلته تر ډیره حد پورې د حکومت Writ چې دے هغه لګیا

دے ختمیږی، خلقو کښې محرومی ده، هلته پسماندګی ده نو سپیکر صاحب، دا یو ډیر ګولډن چانس دے د پاکستان د پاره او د چائنا د پاره چې نه صرف د دې سره به زمونږ تعلق مضبوط شی، زمونږ به اقتصادیات مضبوط شی، اخراجات به زمونږه کم شی، د روزګار ډیری موقعې به پیدا شی، په اربونو خلقو ته په دیکښې فائده اورسی سپیکر صاحب، زه په هغې باندې خبره نه کوم سکندر خان پرې خبره اوکړه۔ دا چې کوم روټ مونږ په دې قرارداد کښې اووئیلو چې په دې روټ کښې د چینجز نشی راوستې، د دې نه به شپږ سوه او درې پنځوس کلومیټره لار چې ده دا به کمه شی، دا فاصله به کمه شی۔ مونږ که یو طرف نه سوچ اوکړو چې شپږ سوه دری پنځوس کلومیټره لار به مونږ ته کمه شی نو زما یقین دا دے چې څه دیارلس سوه پینځه کلومیټره دا ده، دواړه طرف نه دا لار چې ده، دا مونږ ته کمیږی او زه په دې باندې ډیره خبره هم کول نه غواړم، نن دې ټول هاؤس له مبارکی هم ورکوم، اګرچې بد قسمتی دا ده چې زمونږه آنریبل ممبران چې دی، په دومره قومی اهمه ایشو باندی هم هغوی، خو زما یقین دا دے چې د سینیټ الیکشن را روان دے نو د هغې د پاره څه Bargaining به کیږی یا به څه بل کار به کیږی، داسې د سینیټ الیکشن را روان دے ځکه چې دا دومره اهمه مسئله ده او هغې ته توجه نه کوی، دا ډیره ښه موقع ده، نلوټها صاحب ډیره ښکلې خبره اوکړه چې وزیر اعظم صاحب د دې منصوبې افتتاح چې ده او هغه ته ئے پرې خراج تحسین پیش کړو خو مونږه د دې ملک د وزیر اعظم نه دا ګیله کوؤ چې دا دومره لویه منصوبه چې ده وه لوئې صوبې او یو فاټا به د هغې نه استفاده کوی، د هغې نه به مستفید کیږی، د دې ملک وزیر اعظم ته دومره هم توفیق اونشو چې دا د دې صوبې وزیر اعلیٰ یا د بلوچستان وزیر اعلیٰ یا د فاټا چې کوم منتخب ایم این ایز دی یا چې کوم پولټیکل لیډرشپ دے چې هغه خلق رااوبلی او دا منصوبه چې ده، دا مونږه نن قرارداد پاس کوؤ، پیش کوؤ یا پاس کوؤ ئے یا سول سوسائټی راپاخیدلې ده یا سیاسی جماعتونه راپاخیدلی دی او د دې منصوبې خلاف چې مرکزی حکومت کومه اندیښنه مونږ سرګندوؤ چې هغوی کوشش دا کوی چې په دې روټ کښې چینج راولی، پکار ده چې د دې ملک وزیر اعظم د دې پښتون بیلټ د مسئلو د حقیقت نه ځان خبر کړی، د دې منصوبې د عملی کولو

او د اهمیت نه ځان خبر کړی، نه ده پکار چې هغه دا سې او کړی خو بیا هم سکندر خان خبره او کړه، عوامی نیشنل پارټی زه په دې------

(شور)

جناب سپیکر: یہ میں اس طرح کرتا ہوں کہ میں اجلاس کو ایڈجرن کرتا ہوں، اگر یہ رویہ رہا تو میں بالکل ایڈجرن کروں گا، مطلب یہ کوئی اسمبلی کا کوئی طریقہ تو نہیں ہے، آپ مہربانی کریں جوڈسکشن کرے، وہ سن لیں۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: زه تاسو ټولو ته ریکویسټ کوم چې دا ډیره اهمه ایشو ده او دا د ټولو د پاره ډیر زیاته، که تاسو یو دوه درې منټه داسې مهربانی به وی ستاسو د ټولو-----

جناب سپیکر: مہربانی جی، مہربانی کریں جی، مہربانی کریں، اگر آپ کے کوئی ذاتی ایشوز ہیں تو وہ بعد میں کر لیں۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، دا داسې فورم دے چې دا د دې ټولې صوبې یوه ډیره لویه جرګه ده او دا خبره مونږه د سیاست نه بالاتر کوؤ چې که د دې ملک وزیر اعظم د پنجاب وزیر اعظم وی، په واضحه توګه باندې وزیر اعظم صاحب دا اعلان کوی چې زما په باقی ملک کښې هیڅ دلچسپی نشته، زما د باقی ملک په ترقئ کښې هیڅ دلچسپی نشته، دا وضاحت به کوی، که دا نه وی نو بیا خو زه ضرور وئیل غواړم چې دلته کله د کالاباغ ډیم منصوبه راپورته شوه، هغه مسئله چې هغه Technically feasible نه وه د دې وطن د پاره، د نوښار د پاره، د صوابئ د پاره، د مردان د پاره، د پیښور د پاره، نو زه خپلو ټولو ملګرو ته دا خبره یادوم چې کله د کالاباغ ډیم منصوبه راپورته شوه او بیا زمونږ د پښتنو په دې وطن کښې هغه خلقو چې کالاباغ ډیم جوړولو ته ئے اراده کړې وه، بډې ئے ورته راښکلې وې، دلته ئے زمونږ مخالفت پیدا کړو نو مونږ په جهانګیره کښې د عوامی نیشنل پارټئ د بینر د لاندې دومره لویه مظاهره کړې وه چې مونږ د هغه وخت حکمرانان او د دې وخت حکمرانان په دې خبره مجبوره

کړل چې کالاباغ ډیم که د چولستان د پاره Feasible دے ، د ټولو پښتنو د پاره Feasible نه دے ، مونږ مخالفت نه مونږ مزاحمت اوکړو ، نو نن زه په واضح توګه باندې دا خبره کوم چې دا د کوم روټ د پاره مونږ نن په دې اجلاس کښې قرارداد پیش کړو او دا متفقه امید دے چې پاس کوؤ ان شاء الله که خیر وی۔ که مرکزی حکومت د خپل د دې نیت او ارادې نه وانؤړیدو نو زه ورته په واضحه توګه وایم چې ځومره مزاحمت مونږه د کالاباغ ډیم خلاف کړے وو، عوامی نیشنل پارټی یواځې نه مونږ به ټولو سیاسی ګوندونو ته ریکویسټ کوؤ، لس ګنا سیوا مزاحمت چې دے دا به مونږ د دې منصوبې خلاف کوؤ۔ (تالیاں)

سپیکر صاحب، یو به زه دا ګیله د دې د پاره کوم چې عمران خان صاحب زمونږ دې ایشو ته توجه ورکړی، زه په دې خبره ډیر زیات افسوس کوم چې عمران خان صاحب اعلان کړے دے چې زه به اوس توجه په خیبر پختونخوا ورکوم، مونږ ورته ویلکم کوؤ خو بیا ورته دا یادوؤ او د هغه د پارټۍ پارلیمنټیرینز ته دا خبره کوؤ چې په دې مسئله د ورته بریفنګ ورکړی، د عمران خان صاحب خاموشی په دې منصوبه باندې دا معنی خیز ده۔ مونږ دا نه ګڼرو چې د پنجاب وزیر اعظم یا د پنجاب یو لیډر د پښتنو د تباهئ په دې مسئله باندې مک مکا کړې ده، مونږ دا نه وایو، مونږ پرې شک هم نه کوؤ بلکه مونږ ترینه طمع دا کوؤ چې په دې صوبه کښې د عمران خان حکومت دے او داسې په جار به راپاڅی ځنګه چې په جار باندې د دې پارټو مشران راپاځیدلی دی او زمونږ ترینه طمع ده، د هغې وجه دا ده چې د دې صوبې د خلقو ترینه توقعات دی، د دې صوبې خلقو ورله ووټ ورکړے دے ، دا منصوبه یواځې د دې صوبې نه دا مونږ سره په ګاؤنډ کښې چې قبائل پښتانه دی، په بلوچستان کښې چې پښتانه دی، دا د ټول پښتون بیلټ مسئله ده، زمونږ دا طمع ده چې عمران خان صاحب به راپاڅی، په جار باندې به ان شاء الله ځنګه چې د دهاندلئ خلاف ئے دهرنا ورکړې ده، که عمران خان صاحب د دې منصوبې خلاف د هرنې اعلان کوی، عوامی نیشنل پارټی به د دې منصوبې په حق کښې د عمران خان د دهرنې حمایت کوی او مونږ به پکښې شریکیږو ان شاء الله که خیر وی۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، زه به د دې صوبې دا ځومره پارلیمنټیرینز چې دی، د دوئ نه به زما دا خواست وی چې دا کومه

منصوبه په کوم شکل باندې او مونږ په دې منطق هم نه پوهيږو چې د دې ملک وزير اعظم صاحب چې دے ، دا څنګه بريفنګ اخلی ، دا د هغه څنګه ټيم دے چې دا د پښتون بيلټ چې د تيرو ديرشو کالو د ترهه ګرئ په دې هور کښې اوسوزيدو ، کاروبار زمونږ تباه شو ، معيشت زمونږ تباه شو ، تعليمی تسلسل زمونږه مات شو ، تشخص ته زمونږه نقصان اورسيدو نو که نن چين دا کولے شی ، چين چې په دنيا کښې روان دے سپر پاور جوړيږی ، چې که هغه د يو سنکيانګ د پاره دومره لويه منصوبه جوړوی چې په اربونو روپئ پرې لګوی او فنډنګ هم چين کوی نو مونږ به بيا وزير اعظم صاحب ته دا خبره کوؤ چې دې پښتنو خو د دې ملک د بچاؤ د پاره خپل سرونه ورکړل ، نن پکار دا ده ، اخلاقی طور باندې ، اخلاقی طور باندې چې د دې ټول هاؤس نه دا قرارداد به ان شاء الله پاس شی ، د دې ملک وزير اعظم له پکار دی ، مونږ ورته اوس هم بخښنه کوؤ ، مونږ ورته اوس هم بخښنه کوؤ ، پکار ده چې د دې ملک وزير اعظم اعلان اوکړی چې زما نه سنګينه غلطی شوې ده ، لهذا مونږ معاف کړے دے ، زه به دې خپلو ټولو Colleagues ته دا خبره اوکړم چې مونږ به ئے معاف کړو خو داسې نه چې د ملک د تحفظ د پاره ، د ملک د بچاؤ د پاره وينه به د پښتنو توئيږی ، قربانی به پښتانه ورکوی ، ليډران به زمونږ وژلې کيږی ، پسمانده کيږو به مونږه او په دې ملک کښې دا خو ، دا څومره لوئې زياتے دے په دې وطن کښې چې يو د پنجاب د قومی اسمبلئ سيټونه او د باقی دريو واړو صوبو سيټونه دا د خدائے تعالیٰ په کوم کتاب کښې دی ، د هغې دا مطلب دے چې ما له به د بجلئ رائلټی نه راکوی ، د هغې دا مطلب دے چې د بروتها نهر چې دے دا به 52 کلوميټر زما په زمکه کښې وی ، د بجلئ آمدن به ئے هغه اخلی ، دا د خدائے تعالیٰ په کوم کتاب کښې دی چې په سول او په ملټری کښې به زما نوکرئ دوه پرنسټه نه وی ، ولې مونږ پاکستانيان نه يو ، ولې مونږ محب وطن نه يو ، ولې مونږ دې وطن له ټيکس نه ورکوؤ ، ولې خدائے مه کړه مونږ دا وطن منلے نه دے ؟ مونږ وزير اعظم صاحب ته وايو او حکمرانانو ته چې دا خبرې پريږدئ نوری ، دا خبری پريږدئ او دا خلق په دې خبره مه مجبوروئ ، نن مونږ مهذبه خبره کوؤ ، نن ئے د قانون د لاندې خبره کوؤ ، د اسمبلئ د رولز د لاندې خبره کوؤ خو که د دې خپلو

کرتوتو نه وانؤړیدل نو بیا دا خبره یاد اوساتئ، دا وطن به بیا مونږه نه، د دې وطن دا جابران او ظالمان حکمرانان به ئے روانوی، بیا به د دې ذمه وار مونږه نه دا د دې وطن جابران او ظالمان حکمرانان به وی۔ اوګورو چې د زیاتی د پاسه زیاتے ، د ظلم د پاسه ظلم، نو بیا زمونږ نه سیاست پاتې دے او زما دا طمع ده چې دا مونږ سره د مسلم لیګ ملګری دلته ناست دی، دا زه دوئ ته په دې شکل باندې خبره نه کوم، دا د دې صوبې خبره ده، که د دې صوبې په حق کښې خبره دا حکومت کوی نو مونږه حکومت سره ملګری یو، ټول به ان شاء اللّٰه یو ځائې یو که خیر وی، چې دا یو مسیج د دې صوبې لاړ شی چې مونږ ته د دې منصوبې په بدلون باندې ټهیس رارسیدلے دے ، مونږ ته درد رارسیدلے دے او پکار ده چې مرکزی حکومت او د دې وطن وزیر اعظم نن د دې صوبې د ټولې جرګې د دې درد او د دې تکلیف احساس اوکړی او په کهلاؤ مټ باندې اعلان اوکړی چې کومه منصوبه Proposed ده، چې کومه منصوبه نیچرل ده، چې کومه منصوبه د دې ټول بیلټ د پاره د فائدې ده، هغه منصوبه به لاګو وی، نو ان شاء اللّٰه مونږ به ئے Appreciate کوؤ۔ ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ فرمان خان، شاہ فرمان خان، اس کے بعد آپ کر لیں گے، شاہ فرمان خان بات کر لیں۔ شاہ فرمان خان، نہیں ٹھیک ہے نوپرابلم، آپ کو کھل کے موقع دیں گے، کھل کے موقع دیں گے۔ Don't you worry.

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی):</u> شکریہ۔ جناب سپیکر! اس منصوبے کی تفصیل سکندر خان صاحب نے بتا ئی اور اس کے اوپر جو جذبات بابک صاحب کے ہیں، وہ سارے صوبے کے ہیں، اس سارے ہاؤس کے ہیں، اس کے اندر جو صوبائی محرومی کی بات ہے، جو چھوٹے صوبوں کی محرومی کی بات ہے، وہ بالکل واضح ہے۔ جناب سپیکر! ہم اپنے حصے کا پانی نہیں اٹھا سکتے، بجلی ہمارے ساتھ ایشو ہے حالانکہ ہر سٹیج کے اوپر یہ اعلان کیا گیا کہ جو Coal ہے اور جو آئل سے بنے پراجیکٹس ہیں، وہ 2060 میں ختم کرنے ہوں گے کیونکہ انوائرنمنٹ کیلئے تباہی ہے۔ ہمارے پاس کلین اینڈ گرین بجلی موجود ہے مگر وہاں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے انوسٹمنٹ نہیں ہے۔ میں اپنے استعمال سے زیادہ گیس Produce کر رہا ہوں اور آج ہمارے پاس گیس نہیں ہے، باقی پورے ملک کے اندر گیس موجود ہوتی ہے، سب سے زیادہ لوڈشیڈنگ ہمارے ہاں

ہے۔ جناب سپیکر، یہ Geographically اب اگر کراچی 'ڈیویلپڈ' ہے اور اس کے اندر پورٹ ہے، سمندر ہے، تو میں ان سے یہ چیز نہیں لے سکتا لیکن اگر میں Geographically ایسی جگہ پر پڑا ہوں خیبر پختونخوا کے اندر، چاہے وہ سنٹرل ایشیاء کیلئے کوئی روٹ نکلتا ہے یا چائنا کیلئے نکلتا ہے تو کم از کم یہ عادت ختم کی جائے، یہ ہمارے حصے کی چیزیں ہیں، ہمارے حقوق کے اوپر ڈاکہ ختم کیا جائے، یہ فیڈریشن ہے اور اس کے اندر صوبوں کے حقوق کا اگر خیال نہ رکھا گیا تو پھر ہمیشہ یہی ہوتا ہے جو ملکوں کو نقصان پہنچتا ہے، بالکل اس کے اوپر ہم متفق ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹ کے اندر جناب سپیکر، آپ کے اوپر پارٹی کی صوبائی صدارت کی ذمہ داری تھی اور میں جنرل سیکرٹری تھا اور جتنی بھی صوبے کے حوالے سے میٹنگز ہوئیں پچھلی گورنمنٹ کے اندر، ہم نے شرکت کی اور صوبائی حقوق کے اوپر ان کا ساتھ دیا۔ ایک بات سردار بابک صاحب نے کہی، میں آج یہ چیلنج کر کے بتاتا ہوں کہ اگر اس صوبے کی بجلی کی بات کی گئی، ہائیڈل پاور کی بات ہوئی، گیس کی بات ہوئی، کنٹینر کے اوپر سے ایک ایسی پارٹی جو چاروں صوبوں کے اندر موجود ہے، ایک ایسا لیڈر جو کہ پنجاب کے اندر رہتا ہے، اس نے Specifically خیبر پختونخوا کے حقوق کی بات کی اور بجلی گیس پانی کا نام لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے لیڈر عمران کی اس بات کو Appreciate کرتے ہیں اور وہ قومی لیڈر کی حیثیت سے، کالا باغ کے اوپر انہوں نے اس صوبے کے جو جذبات ہیں، ان کی عکاسی کی ہے، وہاں پر کسی چیز کی کمی نہیں ہے کہ کوئی لیڈر شپ کے Stance میں کوئی کمی ہے لیکن اس وقت جس یونٹی کی ضرورت ہے، وہ ہم سب کو دکھانی ہو گی اور خیبر پختونخوا کی حکومت، اتحادی حکومت اور اپوزیشن ممبران سب اس بات پر متفق ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بابک صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں بات کی ہے، ہم سب کے یہی جذبات ہیں اور اس وقت ملک کو یونٹی کی ضرورت ہے، اتفاق اور اتحاد کی ضرورت ہے لیکن یہ اتحاد و اتفاق اگر خدانخواستہ خراب ہو گا تو وہ مرکزی حکومت کے رویے سے خراب ہو گا، ہم ان کو یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں کہ ہمارے جناب سپیکر، War on terror کے اوپر جتنی Aid and grant ملی، اس ملک کو Aid and grant ملی، One percent of the NFC اس صوبے کو ملتا ہے اور مجھے Exact statistical details یاد نہیں ہیں لیکن سکندر خان صاحب نے کہا ہے کہ That is around کوئی 20 ارب بنتے ہیں، دو کروڑ ڈالر بنتے ہیں جو کہ Peanut سے کچھ بھی نہیں ہے، تو اوپر سے ہم

Suffer بھی کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلیئر مسیج جانا چاہیئے فیڈرل گورنمنٹ کو کہ اس صوبے کے ساتھ جو اور زیادتی ہو رہی ہے، ہمیں وہ Facilitation چاہیئے کہ جس سے ہم اپنے حصے کا پانی اٹھا سکیں، یہاں پر جو کلین اینڈ گرین پاور موجود ہے، سستی ترین،اس کیلئے فنڈ مختص کیا جائے اور جو ہماری گیس کا کم از کم یہ بالکل غیر قانونی ہے کہ میں اپنی ضروریات سے زیادہ گیس پیدا کر رہا ہوں اور لوڈشیڈنگ ہے، اس کے اوپر ہم متفق ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔

وزیر آبنوشی: اور امید کرتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی، میرے خیال میں ایک متفقہ ریزولیوشن ہے تو نلوٹھا صاحب! آپ تھوڑا گزارہ کریں، میں ریزولیوشن پاس۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The motion-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! نہیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے، مجھے پتہ ہے، مجھے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مجھے، دیکھیں میں آپ کو، The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be adopted?

(Pandemonium)

جناب سپیکر: اکبر! میں آپ کے جذبات کو سمجھتا ہوں، آپ کو باقاعدہ موقع دیں گے لیکن یہ ریزولیوشن ایسی ہے کہ ریزولیوشن۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چلو نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ مجھے، دیکھیں، میں صرف اتنی وضاحت کروں، میں ریزولیوشن پاس۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بہت اہم ریزولیوشن ہے، یہ آپ کے صوبے کے عوام کیلئے بہت اہمیت رکھتی ہے، آج۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چلو آپ نے اپنی تو کردی ہے، آپ نے بات کردی ہے، آپ کی بات، دیکھیں، اکبر! اکبر! محمد علی شاہ باچا، ٹھیک ہے ابھی اس طرح کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، میں ریزولیوشن پاس کرتا ہوں، میں ایک منٹ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب! میری سنیں، میری بات سنیں، میری بات سنیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اکبر! مجھے سنیں، اکبر! مجھے سنیں، نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب! میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ، یہ ریزولیوشن بہت اہم ہے، سکندر خان! اس کو تھوڑا، The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)
(Pandemonium)

جناب سپیکر: دوسری ریزولوشن ہے، میں آپ لوگوں کو موقع دوں گا۔ ایک ریزولیوشن ہے شان رسالت ﷺ کے اس حوالے سے ایک وہ ریزولیوشن بس وہ ایک آدمی پڑھ لے گا، اس کے بعد میں، ایک پڑھ لے گا، کون پڑھتا ہے؟ مفتی جانان صاحب! یہ ریزولیوشن پڑھ لیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس کے بعد موقع، یہ ریزولیوشن حضور ﷺ کی شان کے حوالے سے یہ ریزولیوشن ہے، بہت اہم ریزولیوشن ہے، آپ لوگ سن لیں اس کو۔ مفتی جانان صاحب!

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اسلام ایک سچا دین ہے اور تمام عالم انسانیت کیلئے مشعل راہ ہے۔ اسلام کے آنے سے دنیا اندھیروں سے نکل کر روشنی کی طرف آئی اور حضرت محمد ﷺ کے آنے سے دنیا ہر سو روشن ہوگئی، سچ نے جھوٹ کو للکارا، انہوں نے ہمیں نیکی اور بدی کی تمیز سکھائی، اخوت اور بھائی چارے کی فضاء کا عملی نمونہ پیش کیا، انہوں نے حق اور سچ کا پیغام دیا اور آج دنیا انہی کی تعلیمات کی روشنی سے روشنی حاصل کر رہی ہے اور تا قیامت حاصل کرتی رہے گی۔ اسلام تمام انبیاء کرام کو معصوم جانتا ہے اور تمام کی شان اقدس میں کسی قسم کی گستاخی کو ناقابل معافی جرم تصور کرتا ہے لیکن فرانس کی حکومت نے اسلام دشمنی میں حد سے تجاوز کیا ہے اور آزادی صحافت کی آڑ میں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور رہبر اسلام سید المرسلین رحمت اللعالمین نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ خاکے شائع کرنے جیسی مذموم سازش کی مرتکب ہوئی ہے۔ یہ اسمبلی پیغمبر اسلام نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکوں کی فرانسیسی اخبارات میں اشاعت کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ یہ اسمبلی آزادی صحافت کی آڑ میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت نہ صرف تمام مذاہب بلکہ تمام تہذیبوں کے خلاف گھناؤنی سازش تصور کرتی ہے جو کہ تمام مذاہب کے مابین انتشار پیدا کرنے اور انسانی قتل وغارت کی راہ کھولنے اور دہشتگردی کو فروغ دینے کے مترادف قرار دیتی ہے، یہ اسمبلی اس مذموم سازش کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ چونکہ تمام مذاہب کے عقائد کے برعکس تضحیک کا راستہ اپنائے ہوئے ہے جس کی کسی بھی صورت اجازت نہیں دی جاسکتی، فرانس آزاد صحافت کی آڑ میں اسلام کو بدنام کرنے کے درپے ہے اور انسانیت کے علمبردار پیغمبر اسلام نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکوں کی پشت پناہی کر رہا ہے، وہ اس دہشتگردی کے فروغ اور اسلام کو مغربی تہذیبوں سے دست و گریباں اور تصادم کروانا چاہتا ہے۔ یہ اسمبلی ہر قسم کی دہشتگردی جو کسی صورت میں بھی ہو، کی مذمت کرتی ہے کیونکہ اسلام میں تشدد کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور کسی کو بھی عالمی پیغام کی غلط تشریح کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ یہ اسمبلی قرار دیتی ہے کہ انبیاء علیہ الصلواۃ والسلام کی شان میں گستاخی ایسا جرم ہے جس کی معافی نہیں دی

جاسکتی ہے اور گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے عالم اسلام کے جذبات مجروح کئے گئے ہیں۔ یہ اسمبلی قرار دیتی ہے کہ عالمی برادری خصوصاً یورپی یونین اور او آئی سی کہ تمام انبیاء کی بے حرمتی پر سزا کا قانون بنائیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

آخری ریزولیوشن ہے۔ مشتاق غنی صاحب! یہ پیش کر لیں جو تیسری ریزولیوشن ہے، اس کے بعد یہ پیش کریں، یہ ریزولیوشن آپ کے پاس ہے، یہ پیش کر لیں۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): یہ والی؟

جناب سپیکر: ہاں یہ والی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہر گاہ کہ خیبر پختونخوا کے شہری پچھلے کئی سالوں سے خطرناک اور وحشیانہ دہشتگردی میں گھرے ہوئے ہیں، دہشتگردی کی جنگ کے دوران جس طرح انہوں نے بہادری کا مظاہرہ کیا ہے اور کر رہے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ خیبر پختونخوا کے عوام نے دہشتگردی سے نمٹنے کیلئے اور دہشتگردی کے شکار لوگوں نے جس جوانمردی اور استقامت سے دہشتگردی کا مقابلہ کیا، ان کے ساتھ ہمدردی اور ان کی حوصلہ افزائی کیلئے صوبائی اسمبلی محسوس کرتی ہے کہ خیبر پختونخوا کے عوام کو ان کے حوصلے اور جوانمردی پر سول ایوارڈ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جس طرح 1965 کی پاک بھارت جنگ میں سیالکوٹ، سرگودھا اور لاہور کے عوام کو بہادری اور شجاعت کے بدلے 'ہلال استقلال' سے نوازا گیا، اسی طرح خیبر پختونخوا کے عوام کو بھی ان کی استقامت جوانمردی اور شجاعت پر 'ہلال استقلال' سے نوازا جائے۔

جناب سپیکر: اس پر جن جن کے نام ہیں، وہ بھی پڑھ لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس میں سید جعفر شاہ صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، محمد علی شاہ صاحب، شاہ فرمان صاحب، سردار حسین بابک صاحب، ملک بہرام صاحب اور سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب کے نام شامل ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 16 فروری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)